OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

وراثت میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے ضلع لسبیلہ بلوچستان کا تحقیقی مطالعہ

Research study of Lasbela District, Balochistan regarding women's rights in inheritance

Dr. Hafiz Salahuddin
Postdoctoral fellow, Islamic Research Institute, Islamabad.
Assistant Professor, Islamic Studies & Chairman Department of Humanities, Lasbela University of Agriculture, Water and Marine Science, Uthal Balochistan.
Email: salahuddin@luawms.edu.pk.com

Muhammad Amjad
Lecturer, Islamic Studies, Lasbela University of Agriculture Water & Marine Sciences Uthal District Lasbela.
Email: qamjad137@gmail.com

Ghulam Mustafa
Lecturer, Islamic Studies, Lasbela University of Agriculture Water and Marine Sciences Uthal District Lasbela.
Email: mustafasoooori@gmail.com

Received on: 06-07-2025 Accepted on: 10-08-2025

Abstract

This study examines the practical implementation, legal awareness and social perception of women’s inheritance rights in Lasbela district, Balochistan. Islamic Sharia clearly grants women a definitive share in inheritance, firmly supported by Quranic injections and Prophetic traditions. However, in Pakistani society, particularly in rural and tribal regions, women are frequently deprived of their rightful inheritance due to entrenched social norms and local traditions. The research employs a mixed-methods approach, incorporating interviews with women, religious scholars, lawyers and local community leaders in Lasbela. Findings reveals that, although Pakistani law formally recognizes women’s inheritance rights, practical barriers including tribal pressures, social stigma, lack of legal literacy and limited access to judicial remedies prevent women from fully exercising these rights. The study highlights that while legal enforcement in Labella is possible, the primary obstacle is the lack of social awareness campaigns led jointly by government agencies, universities, legal practitioners and religious authorities could significantly enhance the protection and realization of women’s inheritance rights. This research contribute not only safeguarding women’s shariah-based and legal rights but also to promoting social justice and the rule of law in marginalized communities.

Keywords: Lasbela district, women’s inheritance, gender justice, property rights, legal awareness.

1.1۔ موضوع کا پس منظر (Background of Proposal Research)

انسان کی بنیادی ضرورت خوراک وغذا کی تکمیل کے لئے دنیا کی ہر قوم میں نظام معیشت واقتصادیات موجود ہے تاہم اسلام کا نظام معیشت دنیا کے ہر نظام سے جداگانہ ہے کیونکہ اس میں عربی مقولہ الحصہ بقدر جثہ کے مطابق انسانی معاشرے کی بنیادی اکائیں یعنی مرد وزن کی ضرورت اور ذمہ داریاں کے مطابق ہر ایک کو متعین حصہ دیا گیا ہے، بعثت نبوی ﷺ سے قبل عورتوں کے ساتھ دنیاوی زندگی کے ہر معاملے میں نا روا سلوک روا سمجھ کر کیا جارہا تھا، اسلام نے معاشرے کی تعمیر وترقی اور عورتوں کو معاشی سطح پر مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے ایسی تعلیمات فراہم کیں جو رہتی دنیا تک مشعل راہ کا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

مسلمانوں کی دعوت وتبلیغ کے نتیجے میں اسلام پوری دنیا کے اطراف واکناف میں پھیل گیا تاہم اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں یعنی عبادات، سماجیات، معاشیات اور سیاسیات کی تعلیمات اور دنیا کے مختلف تہذیب وثقافت میں بسنے والے مسلمانوں کی عملی زندگی کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادات کی حد تک مسلمانوں نے نماز، روزہ اور حج تک اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا شروع کیا تاہم معاملات کے اندر اب بھی اسلامی تعلیمات سے زیادہ علاقائی تہذیب وثقافت کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے واضح حکم دیا ہے یا یھاالذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ[1] یعنی اس آیت کی رو سے ایک مسلمان کے ایمان کی تکمیل ہی اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیمات واحکامات کو اپنا رہبر ور ہنما بنادے۔

1.2۔ موضوع کی اہمیت (Significance of the Topic)

کسی بھی سماج کی بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اس میں بسنے والے مرد وزن معاشی طور پر خوشحال زندگی بسر کر رہے ہوں کیونکہ معاشی بدحالی انسان کی تعمیری سوچ وفکر میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے اس لئے قرآن نے مرد وزن دونوں کے وراثت کے احکامات اس قدر وضاحت کے ساتھ بیان کیے ہیں کہ کسی خاص موضوع سے متعلق اتنی وضاحت کے ساتھ کوئی دوسرے احکامات قرآن میں بیان نہیں ہوئے ہیں۔

اسلام نہ ہی عربوں کی طرح عورتوں کو حق انسانیت سے محروم کرتا ہے قانون روما کی طرح شادی کے بعد عورت کو وراثت سے محروم کیا، نہ ہندوؤں کی مانند محض ضروریات زندگی اور سامان زندگی کا درس دیتا ہے اور نہ ہی یہودیوں کی طرح وراثت کے حصول کے لئے خاندانی نکاح وشادی کی تلقین کرتا ہے اور نہ ہی عیسائیوں کی مانند عورتوں کے حق وراثت کو مبہم رکھا۔[2]

خواتین کے وراثتی حقوق پر اسلامی، قانونی اور معاشرتی سطح پر متعدد مطالعات ہو چکے ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ اسلام نے عورت کو واضح طور پر وراثت میں حصہ دیا ہے، مگر برصغیر کے سماجی اور قبائلی نظام میں اس پر عمل درآمد اب بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

میراث کا لغوی معنی

ورث یرث باب سمع یسمع سے ہے اس کے معنی ہیں کسی کے بعد کچھ پانے کا عمل جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وورث سلیمان داؤد[3] اور وارث (جانشین) بنے سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے اور باب افعال سے اورث یورث یعنی کسی کو وارث بنانا مثلا سورہ فاطر میں ہے ثم اورثنا

الکتاب[4] پھر ہم نے وارث بنایا اس کتاب کا۔

اصطلاحی تعریف:

فقہ اسلامی اور ریاضی کے وہ اصول جاننا جن کے ذریعے ترکہ میں وارثوں کے حصے معلوم کیے جائیں۔

اس علم کو فرائض بھی کہاجاتاہے۔ فرائض فریضہ کی جمع ہے جس کا معنی وارثین کے حصے۔[5] الدر المختار میں ہےھو انتقال مال المیت الی وارثہ شرعا بعد قضاء دیونہ وتنفیذ وصایاہ[6] میراث وہ شرعی انتقال ہے جو میت کے مال کا وارث کی طرف ہوتاہے، بعد از ادئیگی قرض اور وصیت کے نفاذ کے۔

کیا اسلام میں عورت کو مرد کے مقابلے میں ترکہ کم ملتا ہے؟

والدین یا اقرباء جو مال چھوڑے اس میں مرد عورت دونوں کا مقررہ حصہ ہے چاہے مال کم ہو یا زیادہ ارشاد باری تعالیٰ ہےوللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ اوکثرنصیبا مفروضہ[7]

جو لڑکیوں کو میراث میں حصہ نہیں دیتا حدیث کی روسے وہ حقوق العباد کی حق تلفی کی وجہ سے سخت گناہ گار اور دوزخ کے عذاب کا مستحق ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین پیسے کی مالیت کی تلافی میں سات سو نماز با جماعت کا ثواب دینا پڑے گا، اور اگر نمازوں کا ثواب نہیں تو دیگر نیکوں کا ثواب اور اگر وہ بھی نہیں ہے تو حق تلفی کیے ہوئے شخص کی نیکیاں اس پر لاد دی جائیں گی اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا (۲۳) ایک اور حدیث میں ہےمن قطع میراث ورثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیامۃ یعنی جو شخص اپنے وارث کو میراث دینے سے حیلے بہانے اور فرار کی راہ اختیار کرتا ہے، اللہ رب العزت روز محشر اسکی میراث جنت سے ختم فرمادے گا۔[8]

اقسموا المال بین اھل لفرائض علی کتاب اللہ [9]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا من اخذ شبرا من الارج ظلما،فانہ یطوقہ یوم القیامۃ من سبع ارضین[10] جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلم کرتے ہوئے حاصل کی، قیامت کے دن اسے سات زمینوں سے طوق پہنایا جائے گا۔

اسلام کے نظام میراث میں تقسیم وراثت کے چند بنیادی اصول ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ دولت مرد و زن کی ضرورت اور ذمہ داریاں کے مطابق میت کے ساتھ رشتہ کی قرابت کے پیش نظر اس طرح تقسیم ہو کہ میراث چند (بڑے بیٹے یا بھائی) کے ہاتھوں میں سمٹ کر نہ رہ جائے۔[11]

پاکستانی قانون میں خواتین کی وراثت کی اہمیت

پاکستان کے مسلم فیملی لاز آرڈیننس ۱۹۶۱ اور وراثت ایکٹ ۱۹۲۵ میں عورت کے حصے کو تسلیم کیا گیا ہے۔

مزید ۲۰۲۱ء میں The Enforcement of Women's Property Rights Act کے تحت خواتین کے جائیداد کے حقوق کے لئے خصوصی دفعات شامل کی گئیں۔

تاہم دیہی علاقوں میں یہ قوانین نفاذ کی سطح پر مؤثر نہیں۔

اسلام کے نظام میراث کا جامع مطالعہ اور عملی زندگی میں اسلامی تعلیمات کے اطلاق نہ ہونے کی وجہ سے ایک تاثر اور بے بنیاد بیانیہ پیدا ہوا کہ اسلام میں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں ترکہ کم دیا جاتا ہے، جبکہ آیات میراث کی تفسیر اور تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین کو دو تہائی 2/3 حصہ دیا ہے اور مردوں کو زیادہ سے زیادہ آدھا حصہ مقرر کیا ہے۔

اسی طرح عورتوں میں اصحاب فرائض آٹھ ہیں اور مردوں میں محض چار ہیں، اصحاب فرائض سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے حصے خود قرآن نے متعین کر دیے ہیں اور عصبہ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا حصہ مقرر نہیں ہوتا اور انہیں صرف اسی صورت میں میراث میں سے کچھ ملتا ہے جب اصحاب فرائض کے مابین ترکہ کی تقسیم کے بعد کچھ بچ جائے۔ اور ترکہ کی تقسیم میں مرد عورتوں کی تمام صورتوں کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف چار حالات ایسے ہیں جہاں عورت کو مرد کے مقابلے میں حصہ کم ملتا ہے جبکہ تیس سے زیادہ صورتیں ایسی ہیں جہاں عورت کو مرد کے برابر یا اس سے زیادہ حصہ ملتا ہے اور مردوں کو ترکہ سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[12]

۱۹۴۸ اور ۱۹۶۲ میں مسلم شخصی قانون (نفاذ شریعت قانون) کا نفاذ عمل میں لایا گیا جس کے مطابق طے پایا کہ مسلمانوں کے ۱۴ شخصی معاملات اسلامی قانون کے مطابق طے پائیں گے اور ان میں شریعت کا حکم ہی قانونی شمار ہوگا۔ ان معاملات میں سر فہرست وراثت ہے۔

اس لئے پاکستان میں یتیم پوتے کی وراثت کے مسئلہ کے سوا باقی سب صورتوں میں شرعی قوانین، وراثت کے تقسیم کی توثیق کرتی ہے۔[13]

پاکستانی معاشرے میں اسلامی قوانین کو پس پشت ڈال کر خواتین کو وراثت کے حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے، اس رجحان کی حوصلہ شکنی اور بیخ کنی اور خواتین کے حق وراثت کے تحفظ کی خاطر سپریم کورٹ آف پاکستان نے غلام علی بنام غلام سرور نقوی مقدمے کے تحت درج ذیل اصول وضع کیے ہیں:

۱۔ ترکہ میں منتقل ہونے والی جائیداد پر کسی ایک وارث کے قبضے کو تمام ورثا کے قبضے میں شمار کیا جائے گا اور جن ورثا کے پاس جائیداد کا حقیقی قبضہ نہ بھی ہو انہیں معنوی (Constructive) قبضہ سمجھا جائے گا، چنانچہ بھائیوں کے قبضے میں جائیداد بہنوں کے قبضے میں بھی سمجھی جائے گی اس لئے کوئی بھی بھائی اگر زمین پر قابض ہے تو اسے قانونی جواز کے طور پر پیش نہیں کر سکتا۔

۲۔ خواتین کے حق وراثت کو تسلیم کرنا اور نافذ کرنا اسلام میں پبلک پالیسی کی حیثیت رکھتا ہے اور اس حق سے انہیں محروم کرنا پبلک پالیسی کی خلاف ورزی ہے، اس لئے کوئی خاتون اگر اپنی مرضی سے بھی حق وراثت سے دست بردار ہو جائے تو وہ پبلک پالیسی کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل قرار پائے گا۔

۳۔ صلہ رحمی کے تحت اسلام نے بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین اور تاکید فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے حقوق خود بخود نافذ ہو جاتے ہیں، اس لئے کسی شخص کا یہ جواز بنا کر پیش کرنا کہ اس کی بہن اس کے حق میں اپنے حق وراثت سے دست بردار ہو گئی، اسے غیر اخلاقی متصور کیا جائے گا۔

۴۔ اور اگر کسی خاتون نے اپنا حصہ مرد وارث کو تحفہ یا فروخت کے ذریعے دیا ہو، اسے بھی ناجائز اثر کے تحت قانونی تحفظ حاصل ہوگا اور ایسے

تمام تصرفات کے بارے میں بنیادی مفروضہ یہی ہوگا کہ ان کیسز میں مرد نے اپنی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔[14]

سوالنامہ اور انٹرویوز کا جائزہ

سوالنامہ کے جوابات کا مقداری و معیاری تجزیہ

ذیل میں تحقیق کے دوران حاصل کردہ مقداری اعداد و شمار (Quantitative Data) کو گرافز اور جدولوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، اور ہر گراف اور جدول کے بعد اس کا تفصیلی تجزیہ فراہم کیا گیا ہے۔

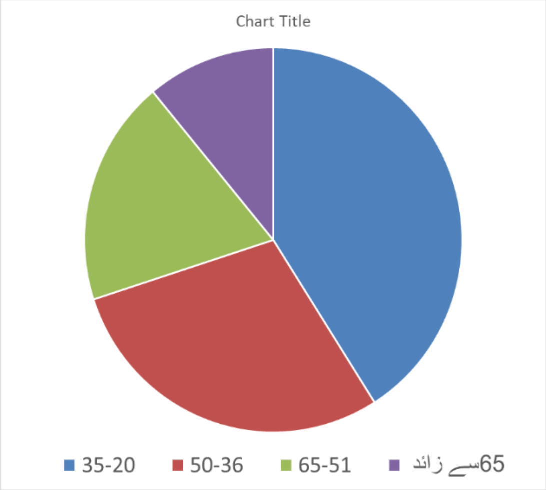

ا۔ عمر کے گروہوں میں تقسیم

تناسب (%)	عمر گروپ
۴۱ فیصد	35-20
۲۹ فیصد	50-36
۱۹ فیصد	65-51
۱۱ فیصد	65سے زائد

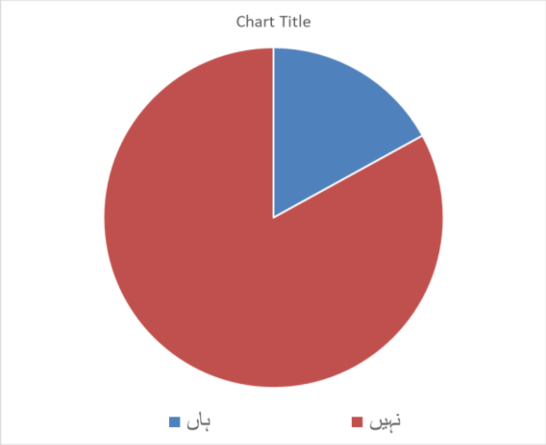

تجزیہ:

اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ نمائندگی نوجوان طبقے (35-20) کی ہے۔ جو ۴۱ % بنتی ہے۔ یہ حقائق اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ تعلیم اور سماجی شعور کی وجہ سے نوجوان نسل

میں اپنے حقوق کو اجاگر کرنے کا تناسب مسلسل بڑھ رہا ہے۔

۲۔ وراثت کے بارے میں عمومی معلومات

تناسب %	عمومی معلومات
۱۷	ہاں
۸۳	نہیں

تجزیہ: 83 %خواتین نے بتایا کہ وراثت کے حق کے بارے میں انہیں اسلام کی بنیادی آگاہی نہیں ہے، یہ اعداد و شمار اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر مقامی مساجد و مدارس، سکول، کالجز اور انجی اوز کی سطح پر ان کی تعلیم و تربیت بلند ہو میراث میں عورتوں کو حق دینا کی شرح از خود اوپر چلی جائیں گی۔

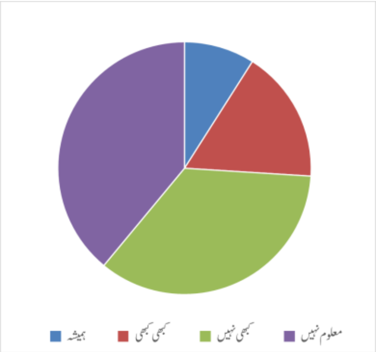

۳۔ وراثت کے بارے میں خصوصی معلومات

تناسب %	خصوصی معلومات
۵	مرد سے نصف
٦	مرد کے برابر
۸۹	معلوم نہیں

تجزیہ:

۸۹ فیصد خواتین نے بتایا کہ وراثت کے حق کے بارے میں انہیں اسلام کی بنیادی آگاہی نہیں ہے، جبکہ محض سترہ فیصد خواتین اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنے حقوق کی بابت معلومات رکھتی ہیں۔

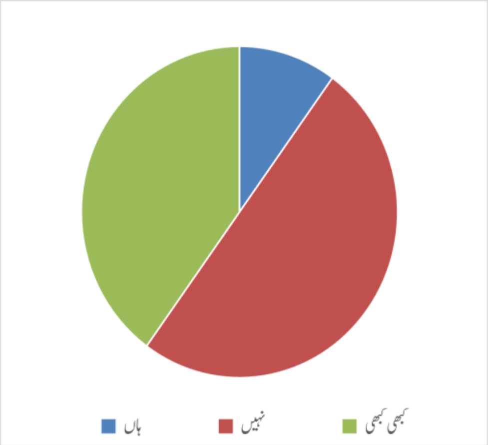

۴۔ میراث کی تقسیم

تناسب %	میراث کی تقسیم
۹	ہمیشہ
۱۷	کبھی کبھی
۳۵	کبھی نہیں
۳۹	معلوم نہیں

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ کی زیادہ تر خواتین نے بتایا کہ عورت کو مکمل حصہ نہیں دیا جاتا بعض اوقات مذہبی اور دیندار گھرانوں میں خواتین کو حصہ ملتا ہے، جس کی وجہ سے اب باقی خاندانوں میں عورتوں کو حصہ دینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

۵۔ سماجی و ثقافتی رویے

تناسب	رویے
۱۰	ہاں
۵۰	نہیں
۴۰	کبھی کبھی

تجزیہ:

۱۰ فیصد خواتین نے بتایا کہ اگر عورت کو اس کا وراثتی حصہ ملے تو یہ عمل مخالفت اور قبائلی رسم و رواج کی وجہ سے خاندان میں جھگڑے یا اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

۶۔ عورت کی حقِ وراثت سے محرومی

تناسب %	وراثت سے محرومی ظلم
۲۰	ہاں
۱۰	نہیں
۷۰	معلوم نہیں

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ کی بیشتر خواتین کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے مگر جہاں تعلیمی شعور پیدا ہو رہا ہے اور جو اس کے بارے میں جانتی ہیں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ ظلم اور خواتین کے ساتھ ناانصافی ہے۔

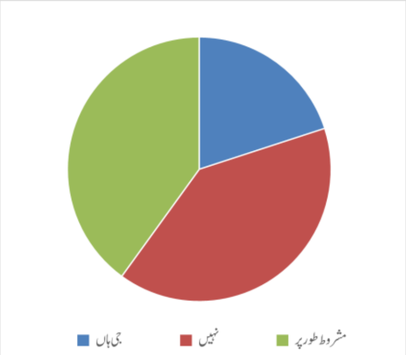

۷۔ حقِ وراثت سے متعلق لوگوں کے تاثرات

تناسب%	حق وراثت کے بارے میں عوام کا رجحان

۲۰	جی ہاں
۴۰	نہیں
۴۰	مشروط طور پر

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ میں پاکستان کے دیگر صوبوں کے برعکس عورتوں کو حق وراثت دینے کا رجحان بیس فیصد پایا جاتا ہے اور علم و شعور اور وقت کے ساتھ ساتھ خواتین کو حق وراثت دینے کا تاثر بڑھ رہا ہے۔

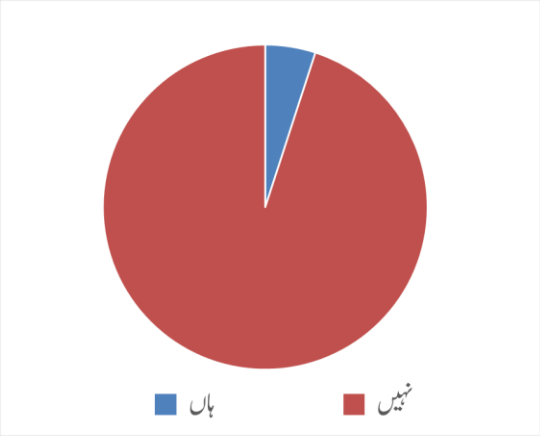

۸۔ قانون وراثت کے بارے میں معلومات

تناسب %	قانونِ وراثت
۵	ہاں
۹۵	نہیں

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ بلوچستان کی اکثر خواتین کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ پاکستانی قانونِ وراثت کے تحت وہ بھی وراثت میں حصہ دار ہے۔

۹۔ عورت کے مطالبہ وراثت کے متعلق شرعی و قانونی نقطہ نظر

تناسب %	مطالبہِ وراثت
۲	ہاں
۸۰	نہیں
۱۸	معلوم نہیں

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ کی جو خواتین وراثت کے قانونی اور شرعی احکام کے بارے میں جانتی ہیں ان کے نزدیک یہ مطالبہ بالکل جائز ہے، مگر عملی نفاذ سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں کی وجہ سے محدود ہے۔

۱۰۔ عورتوں کے حقِ وراثت کی آگاہی اور علماء کی خدمات

تناسب %	علماء کی خدمات
۱۰	ہاں
۷۰	نہیں
۲۰	کبھی کبھی

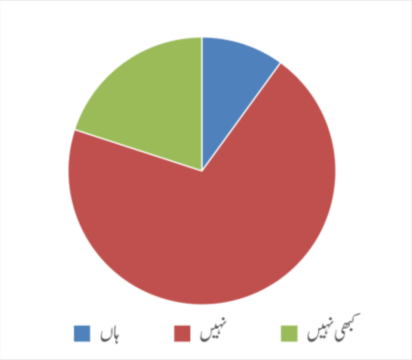

تجزیہ:

علماء کا کردار بنیادی طور پر شرعی تعلیم اور رہنمائی تک محدود ہے، اور خواتین کے وراثتی حقوق کی عملی حفاظت میں یہ کردار اکثر ناکافی رہتا ہے۔

خواتین کے حقِ وراثت کے متعلق علماء کی آراء

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ میں اوتھل، بیلہ اور لاکھڑا شہروں کے اسی فیصد علماء نے مؤقف اختیار کیا کہ لوگ بہنوں اور بیٹیوں کو شریعت کے مطابق حق ادا نہیں کرتے تاہم خوش آئند پہلو یہ ہے کہ گزشتہ ایک دو دہائیوں سے عورتوں کو حق وراثت دینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

☆۔ علماء کے نزدیک خواتین کو حقِ وراثت سے محروم رکھنے کی بنیادی وجوہات

تجزیہ:

علماء کی اکثریت نے درج ذیل وجوہات کی نشاندہی کی

۱۔ عوام الناس میں اسلامی تعلیمات کا فقدان ہے جس کی وجہ سے نماز، روزہ اور زکوۃ کی حد تک اسلامی تعلیمات کو ضروری سمجھتے ہیں جبکہ دیگر معاملات میں اسلامی احکامات کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔

۲۔ مرد حضرات زیادہ تر اپنے آباؤ اجداد کی زمین کو دیگر خاندانوں میں منتقل کرنا نہیں چاہتے ہیں۔

۳۔ خواتین مطالبہِ حق وراثت کو اپنے والدین اور بھائیوں کی ناراضگی کا سبب سمجھتی ہیں۔

☆۔ علماء کرام کے نزدیک خواتین کے حقوقِ وراثت کی آگاہی کا طریقہ کار

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ کے علماء نے اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خاندانی رسم و رواج اور جہالت کی تاریکی کو ختم کرنے کے لئے اسلامی تعلیم کے ساتھ لوگوں کی تربیت کرنا ضروری ہے۔

☆۔جمعہ کے خطبات، دینی اجتماعات اور خواتین کے حقوقِ وراثت

تجزیہ:

جمعہ، عیدین اور دینی اجتماعات خواتین کے حقوق کی اہمیت کو مرد حضرات میں اجاگر کرنے کے بہترین پلیٹ فارمز ہیں تاہم تربیت کے لئے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

☆۔حکومت، علماء اور NGOs کا مشترکہ لائحہ عمل

تجزیہ:

خواتین کے وراثتی حقوق کے حوالے سے حکومت کی پالیسیاں اور این جی اوز کے مقاصد علماء کرام اور مفتی حضرات اور دینی مدارس کے طلباء تک پہنچے تو وہ قرآن حدیث کی روشنی اس کا تجزیہ کر سکتے ہیں اور اس کے بعد ہی ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

وکلا کے انٹرویوز کا تفصیلی جائزہ

وکلا کے کیسز کی نوعیت

تجزیہ:

وکلا کے مطابق ان کے زیادہ تر کیسز جائیداد، نکاح اور خاندانی تنازعات سے متعلق ہوتے ہیں، جن وراثتی کیسز ایک مخصوص مگر بڑھتا حصہ رکھتے ہیں۔

☆۔ضلع لسبیلہ میں خواتین سے متعلق وراثتی مقدمات کا رجحان

تجزیہ:

اکثر وکلا نے بتایا کہ خواتین کے وراثتی کیسز کی تعداد دیہی علاقوں میں یہ شرح بہت کم اور شہری علاقوں زیادہ ہے، لیکن شعور میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

☆۔پاکستانی قانون اور عورت کے وراثتی حقوق

تجزیہ:

وکلا نے مؤقف اختیار کیا کہ آئین پاکستان (آرٹیکل ۲۵) مرد اور عورت کو برابر حقوق دیتا ہے، جبکہ شریعت ایکٹ ۱۹۶۲ کے تحت تمام وراثتی مقدمات اسلامی اصولوں کے مطابق طے کیے جاتے ہیں۔

☆۔وراثتی مقدمات میں قانونی رکاوٹیں

تجزیہ:

وراثتی مقدمات عورتوں کو سب سے بڑی قانونی رکاوٹین سماجی دباؤ، قانونی پیچیدگیاں (دستاویزی ثبوت،انتقال زمین)اور نفاذ کی کمزوری سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

☆۔ شرعی اصولوں اور پاکستانی قانونِ وراثت کے متعلق وکلا کا مؤقف

تجزیہ:

پاکستانی قانونِ وراثت اسلامی شریعت کے مطابق ہے تاہم وراثتی املاک کی رجسٹریشن اور ٹرانسفر کے قواعد شرعی سادگی کے برخلاف عدالتی طریقہ کار کے مطابق مشکل ہے۔

☆۔ خواتین کی وراثت سے محرومی قانون کی کمزوری یا سماجی دباؤ

تجزیہ:

خواتین کو وراثت سے محروم رکھنے کی اصل وجہ قانون کی کمزوری نہیں بلکہ سماجی دباؤ اور روایتی رویے ہیں کیونکہ قبائلی اور دیہی معاشرے میں عورت کو حق عموماً غیرت، روایات اور خاندانی مفادات کے نام پر دبا دیا جاتا ہے۔

☆۔ لسبیلہ میں قانون وراثت کے نفاذ کی نوعیت

تجزیہ:

ضلع لسبیلہ میں قانون وراثت کی عملی مظاہرہ قبائلی رسم ورواج اور معاشرتی تنقید کے خوف اور معاشرہ مجموعی طور پر عورت کے مقابلے میں مرد کو زیادہ سپورٹ کرتا ہے۔

☆۔ وراثت سے متعلق آگاہی مہم میں وکلا کا کردار

تجزیہ:

وکلا، خواتین کو انکے حقِ وراثت اور قانونی طریقہ کار سے آگاہ کرنے میں معاونت کر سکتے ہیں اور مقامی سماجی اور قانونی رکاوٹوں کی بنیاد پر اصلاحی تجاویز حکومت یا یونیورسٹی کو فراہم کر سکتے ہیں۔

نتائج تحقیق(Findings)

زیر بحث تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ خواتین میں وراثتی حقوق کے بارے میں شعور اور آگاہی عمومی طور پر ناکافی ہے۔اگرچہ اکثریت اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ دینی اعتبار سے عورت کو وراثت میں حصہ حاصل ہے، تاہم عملی سطح پر اس پر عملدرآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔قبائلی اور خاندانی دباؤ کی وجہ سے بیشتر خواتین اپنے حصے کے مطالبے سے گریز کرتی ہیں، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ معاشرتی رویے

دینی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے۔

مزید براں، تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ تعلیم یافتہ خواتین میں وراثتی شعور نسبتاً زیادہ ہے اور وہ اپنے حقوق کے حصول کے بارے میں آگاہی رکھتی ہیں۔اس کے برعکس غیر تعلیم یافتہ طبقے میں اس حوالے سے معلوماتی خلا پایا جاتا ہے۔ بعض مرد حضرات مذہبی دلائل جاننے کے باوجود خواتین کو وراثت دینے میں ہچکچاہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔

علماء کرام کے انٹرویو سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ شریعت کے مطابق وراثت کی تقسیم فرض ہے،اور اس میں کوتاہی یا غفلت گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔وکلا کے مطابق خواتین کو وراثتی حقوق دلانے میں قانونی رکاوٹیں اور عملدرآمد کے مسائل موجود ہیں، جن کی وجہ سے متاثرہ خواتین کو انصاف کے حصول میں دشواری پیش آتی ہے۔مزید یہ کہ بعض خاندانوں میں خواتین کو بظاہر حصہ دیا جاتا ہے لیکن بعد میں ان سے زمین یا جائیداد واپس لی جاتی ہے،جو ان کے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے۔ویہی علاقوں میں وراثت کے جھگڑوں کی شرح زیادہ پائی گئی،جب کہ مجموعی طور پر شرکاء نے اس بات سے اتفاق کیا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق وراثتی اصولون پر عمل نہ ہونا معاشرتی ناانصافی کی ایک بڑی علامت ہے۔

5.2 : سفارشات(Recommendations)

زیر بحث تحقیق کی روشنی میں سفارش کی جاتی ہے کہ حکومت اور سماجی ادارے خواتین کے وراثتی حقوق سے متعلق آگاہی مہمات کو فروغ دیں تاکہ عوام میں دینی اور قانونی شعور پیدا ہو۔دینی اداروں اور علماء کو چاہیے کہ خطبات جمعہ اور دروس میں وراثت کے احکام پر خصوصی توجہ دیں ۔نصاب تعلیم میں وراثتی اصولوں سے متعلق مضامین کو شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل میں شعور بیدار ہو۔

قانونی سطح پر خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے مضبوط اور مؤثر اقدامات کیے جائیں،اور وکلاء وعدالتی عملے کی تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ خواتین کو فوری اور جامع قانونی رہنمائی فراہم کر سکیں۔دیہی وقبائلی علاقوں میں سماجی دباؤ کو کم کرنے کے لئے مقامی رہنماؤں کو مثبت کردار ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے خواتین کو اپنی ملکیت کے تحفظ اور قانونی چارہ جوئی کے طریقہ کار باخبر کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کے دفاع میں خود کو کمزور نہ سمجھیں۔

اسی طرح میڈیا پر ایسے پروگرام نشر کیے جائے جو عوام میں اسلامی وراثت کے اصولوں کو واضح انداز میں اجاگر کریں خاندانوں میں مثبت مکالمے اور شعور بیداری کے لئے کیمونیٹی سطح پر تربیتیں سیمنارز اور آگاہی نشستیں منعقد کیے جائے۔آخر میں،اس امر پر زور دینا ضروری ہے کہ اسلامی اور قانونی اصولوں کے امتزاج سے ہی خواتین کے وراثتی حقوق کے مؤثر نفاذ کو یقینی بنایا جاسکتا ہے،تاکہ معاشرے میں عدل ومساوات کا حقیقی تصور قائم ہو۔

5.3 : تحقیق کے اثرات(EXPECTED BENEFITS / IMPACT)

یہ تحقیق معاشرے میں خواتین کے وراثتی حقوق کے بارے میں فکری، دینی اور قانونی شعور بیدار کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ سب سے پہلا فائدہ یہ ہو گا کہ لوگوں میں قرآن وسنت کی روشنی میں وراثت کے احکام سے آگاہی بڑھے گی، جس کے نتیجے میں معاشرتی انصاف اور عدل ومساوات کے اصول مضبوط ہوں گے جب خواتین کو ان کے جائز وراثتی حقوق دیے جائیں گے تو خاندانوں میں اعتماد، سکون اور باہمی احترام پیدا ہو گا، جس سے گھریلو تنازعات میں کمی آئے گی۔

یہ تحقیق، پالیسی ساز اداروں اور قانون نافذ کرنے والے محکموں کے لئے بھی رہنمائی فراہم کریں گی کہ وہ خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کے لیے مؤثر قانونی اقدامات اختیار کریں۔ اس سے قانونی نظام میں بہتری اور انصاف کی فراہمی میں شفافیت پیدا ہو گی۔ علاوہ ازیں، علماء، وکلا اور سماجی رہنماء اس تحقیق کے نتائج کی بنیاد پر عوام میں بیداری مہمات کو فروغ دے سکتے ہیں جس سے معاشرہ مذہبی تعلیمات کے قریب اور منصفانہ اقدار کا حامل بنے گا۔ دیہی اور قبائلی علاقوں میں یہ تحقیق خاص طور پر اثر انداز ہو سکتی ہے، جہاں خواتین کو عموماً وراثتی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اگر اس تحقیق کے نتائج کو عملی اقدامات میں ڈھالا جائے تو خواتین کی معاشی خود مختاری بڑھے گی اور وہ سماجی واقتصادی ترقی میں فعال کردار ادا کر سکیں گی۔

بالآخر، اس تحقیق کا سب سے بڑا اثر یہ ہو گا کہ معاشرے میں انصاف، توازن اور دینی احکامات کے نفاذ کی طرف ایک مثبت تبدیلی آئے گی۔ اس سے نہ صرف خواتین کا مقام بلند ہو گا بلکہ ایک مضبوط، منصف اور پرامن اسلامی معاشرہ تشکیل پائے گا۔

مصادر ومراجع

☆۔القرآن الکریم۔

☆۔بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۸۰ء۔

☆۔احمد بن حنبل، المسند، مکتب اسلامی بیروت، ۱۳۹۸ھ۔

☆۔ عورت کا حق وراثت: اسلام اور قدیم قوانین کی روشنی میں، محمد خبیب محمد افضل، جہات الاسلام، ج ۱۰،، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶، شمارہ ا۔

☆۔وراثت کے احکام ومسائل، ۲۰۱۸، توحید پبلیکیشنز، بنگلور انڈیا۔

☆۔امین الرحمان، مدنی، شیخ، کے ابو یاسر۔ وراثت کے احکام ومسائل، ۲۰۱۸، توحید پبلیکیشنز، بنگلور انڈیا۔

☆۔ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

☆۔آسان علم میراث، آس محمد سعیدی، نظام مصطفی، بہاولپور، ۲۰۱۱۔

☆۔ڈاکٹر عبدالحہ ابڑو، میراث وصیت کے شرعی ضوابط، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

حوالہ جات

1 ۔البقرہ۰۲،۲۰۸۔

2 ۔ محمد خبیب، محمد افضل، ص ۱۳۱، عورت کا حق وراثت: اسلام اور قدیم قوانین کی روشنی میں، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶، جہات الاسلام، ج ۱۰، شمارہ ۱۔

3 ۔النمل، ۲۷،۱۶۔

4 ۔الفاطر، ۳۵،۳۲۔

5 ۔امین الرحمان، مدنی، شیخ، کے ابو یاسر۔ وراثت کے احکام و مسائل، ص ۳۲،۲۰۱۸، توحید پبلیکیشنز، بنگلور انڈیا۔

6 ۔ محمد امین ابن عبداللہ السحاوی، الدار المختار، ج ٦، ص ۷۲۸، دار لفکر بیروت۔

7 ۔النساء، ۰۴،۰۷۔

8 ۔ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۷۰۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

9 ۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر ۶۷۳۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۸۰ء۔

10 ۔البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر ۱۱۶۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۸۰ء۔

11 ۔آسان علم میراث، ص ۳۹، آس محمد سعیدی، نظام مصطفی، بہاولپور، ۲۰۱۱۔

12 ۔امین الرحمان، مدنی، شیخ، کے ابو یاسر۔ وراثت کے احکام و مسائل، ص ۴۱، ۲۰۱۸، توحید پبلیکیشنز، بنگلور انڈیا۔

13 ۔ڈاکٹر عبدالحہ ابڑو، ۱۴۱، میراث وصیت کے شرعی ضوابط، شریعہ اکیڈمی، بین لاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

14 ۔ایضا، ص ۱۴۲۔

References

1. Al-Baqarah 208,02.
2. Muhammad Khabib, Muhammad Afzal, p. 131, Women's Right to Inheritance: In the Light of Islam and Ancient Laws, July-December 2016, Jahat al-Islam, vol. 10, no. 1.
3. Al-Naml, 16,27.
4. Al-Fatir, 32,35.
5. Aminur Rahman, Madani, Sheikh, Abu Yasir, Rules and Issues of Inheritance, p. 32, 2018, Tawheed Publications, Bangalore India.
6. Muhammad Amin ibn Abdullah al-Sakhawi, Al-Dar al-Mukhtar, vol. 6, p. 728, Dar al-Fikr Beirut.
7. Al-Nisa, 07,04.
8. Sunan Ibn Majah, Hadith No. 2703, Dar al-Fikr Beirut.
9. Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Sahih al-Bukhari, Hadith No. 6732, Dar al-Kutb al-Ilmiyah, Beirut, 1980.
10. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith No. 1168, Darul Kitab Al-Ilmiyah, Beirut, 1980.
11. Asan Ilm Mirasat, p. 39, As Muhammad Saeedi, Nizam Mustafa, Bahawalpur, 2011.
12. Aminur Rehman, Madani, Sheikh, K. Abu Yasir. Rules and Issues of Inheritance, p. 41, 2018, Tawheed Publications, Bangalore India.
13. Dr. Abdul Hay Abro, 14, Shariah Rules of Inheritance and Will, Shariah Academy, International University, Islamabad.
14. Ibid, p. 142.